اَلاَضحٰی یَومُ النَّحرُ وَیَومَان بَعدَہٗ

از

عبدالرشید قاسمی سدھارتھ نگری

تفصیلات

نام	:	ایّامِ قربانی چار نہیں!
زبان	:	اردو
از قلم	:	حضرت مولانا عبدالرشید صاحب قاسمی سدھارتھ نگری دامت برکاتہم
تدوین اور ای بک کی تشکیل	:	فقیر شکیب آحمد
ایڈیشن	:	اول
سنِ اشاعت	:	اگست ۲۰۱۶ء / ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ
زمرہ	:	اسلامی [ردِّ فرقِ ضالہ]
شائع کردہ	:	سربکف پبلیکیشنز
ویب	:	Sarbakaf.blogspot.com
قیمت	:	فی سبیل اللہ

"سربکف پبلیکیشنز" سے رابطہ

ای میل

SarbakafMagazine@gmail.com

موبائل

+918956704184

الاضحی یوم النحر ویومان بعدہ

از

حضرت مولانا عبدالرشید قاسمی سدھارتھ نگری دامت برکاتہم

Sarbakaf Publications

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہٖ الکریم امابعد!

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین! امابعد:

قارئین کرام! ایام قربانی تین ہیں یا چار؟ اس سلسلے میں عہدِ صحابہ سے ہی اختلاف چلا آرہا ہے اور خود اہل سنت والجماعت کے درمیان بھی یہ مسئلہ مختلف فیہ رہا ہے، چنانچہ صحابہ میں سے حضرت علی، جبیر بن مطعم، ابن عباس رضی اللہ عنہم، تابعین میں سے عطائی، حسن بصری، عمر بن عبد العزیز، سلیمان بن موسی اسدی رحمہم اللہ، فقہاء میں سے مکحول، داؤد ظاہری رحمہااللہ، ائمہ مجتہدین میں سے امام شافعیؒ ...اور ساتھ ہی جماعت اہل حدیث چار دن تک جواز کے قائل ہیں، جب کہ دوسری طرف حضرت عمر، عبد اللہ بن عمر، انس بن مالک، امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد وغیرہ (رضی اللہ عنہم) صرف تین دن تک کے قائل ہیں(شرح النووی علی مسلم ۱۳/۱۱۱ باب وقتہا۔ احکام القرآن ۲/۲۰۶ نمبر ۱۵۷۵۔ مختصر اختلاف العلماء ۳/۲۱۸ نمبر ۱۸ ۱۳)

البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تیرہویں صدی ہجری تک یہ اختلاف برصغیر ہند و پاک اور بنگلہ دیش کے علاوہ صرف دیگر ممالک اسلامیہ میں تھا اور پورے متحدہ ہندوستان میں تمام مسلمان متفقہ طور پر صرف تین دن ہی کے قائل تھے اور انہی ایام میں قربانی کرتے تھے۔

تیرہویں صدی تک ہندو پاک میں اختلاف کیوں نہیں ہوا؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سندھ کے سپاہیوں نے، مسلمان تاجروں کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کے جہاز پر ڈاکہ ڈالا اور لوٹ مار کر کے انہیں قید کر لیا؛تو عراق کے گورنر حجاج بن یوسف ثقفی متوفی ۹۵ھ کے

حکم پر اسلام اور اسلامی فوج پہلی مرتبہ محمد بن قاسم کی سرکردگی میں ۹۲ھ میں سندھ پہنچی اور تین سالہ جدوجہد کے نتیجہ میں سندھ کا پورا علاقہ اسلامی حکومت کے زیرِ نگیں آگیا، چوں کہ ان حضرات کا تعلق عراق سے تھا، اس لئے وہ اور ان کے متبعین عراقی فقہ ہی کے پابند تھے اور سندھ کا پورا علاقہ عراقی مکتب فکر سے وابستہ اور فقہ حنفی کا گہوارہ تھا۔اس کے بعد چوتھی صدی ۳۹۲ھ میں محمود غزنوی نے پنجاب، ملتان، لاہور اور اس کے مضافات کو اپنے قلم رو میں داخل کر کے اسلامی حکومت کو سندھ سے لاہور تک وسیع کر دیا، یہ بھی فقہ حنفی سے وابستہ تھے۔بعد ازاں ۵۸۹ھ میں سلطان غوری کے زمانہ میں اسلامی سلطنت شمالی ہند کو فتح کرتے ہوئے دہلی تک وسیع ہو گئی اور پورے ہندوستان میں اسلامی حکومت اور مستقل بادشاہت قائم ہو گئی۔اس کے بعد خلجی خاندان کی حکومت آئی۔خلجیوں کے بعد تغلق حکمراں ہوئے۔خاندان تغلق کے بعد خضر خاندان فرمان روا ہوا۔اس کے بعد لودی حکومت آئی۔لودیوں کے بعد مغل ہندوستان آئے۔درمیان میں کچھ عرصہ شیر شاہ سوری کی حکومت رہی۔پھر دوبارہ مغلوں نے ہندوستان کو فتح کیا اور ۱۲۷۳ء یعنی انگریزوں کے دور تک انہی کی حکومت رہی۔

اس طویل عرصہ میں جتنے بھی حکمراں آئے، چاہے ان کا تعلق غوری اور خلجی خاندان سے ہو یا تغلق اور مغل سے... حکومت سے لے کر عوام الناس تک سب کے سب فقہ حنفی سے وابستہ رہے اور اسی کی روشنی میں اسلامی مسائل اور دینی احکام پر عمل کرتے رہے، جس کی وجہ سے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں تھی؛ چناں چہ سرتاج اہل حدیث نواب صدیق حسن خان بھوپالی متوفی ۱۳۰۸ء لکھتے ہیں:

> ”خلاصۂ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے، چوں کہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہیں، اس لئے اس وقت سے آج تک یہ لوگ حنفی مسلک پر قائم رہے اور ہیں، اور اسی مذہب کے عالم ،فاضل ،قاضی ،مفتی اور حاکم ہوتے رہے، یہاں تک کہ ایک جم غفیر نے مل کر فتاوی عالم گیری کو جمع کیا“

(ترجمان وہابیہ ص۱۰)

ہندوستان میں اختلاف کب اور کیسے ہوا؟

تیرہویں صدی ہجری کے اخیر میں جب انگریزوں کے منحوس قدم ہندوستان پر پڑے تو انہوں نے اسلام کو کمزور کرنے اور مٹانے کی جہاں بہت ساری کوششیں کیں، وہیں ایک کام یہ بھی کیا کہ امت میں تفرقہ پھیلانے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔اس دور ابتلاء میں جہاں ایک طرف علمائے اسلام نے مسلمانوں کے اسلام و ایمان اور اعمال کی حفاظت کی خاطر ہر ممکن کوششیں کیں اور ہر میدان میں قربانیاں دے کر دین متین کی شمع کو بجھنے نہیں دیا۔وہیں دوسری طرف یہ ستم ہوا کہ چند لوگ اٹھے اور انہوں نے انگریزوں کی وفاداری کو سرمایۂ جان تسلیم کر کے، فقہ اور فقہاء کرام کے خلاف بے بنیاد باتیں شروع کر دیں اور آمین، رفع یدین اور تراویح جیسے چند نہایت ہی غیر اہم اور انتہائی فروعی مسائل کو ایمان و اعتقاد کا درجہ دے کر، ان کی بنیادوں پر حق و باطل اور توحید و شرک کا تیر چلانے لگے۔انہیں مسائل میں سے ایک مسئلہ ''ایام قربانی'' کا بھی ہے۔

اصحاب ظواہر اور اہل حدیث کے دلائل

جماعت اہل حدیث کا استدلال قرآن کریم، حضرت جبیر بن مطعم اور حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہم سے مروی ان احادیث سے ہے، جن میں آتا ہے کہ تمام ''ایام تشریق'' ایام قربانی ہیں اور ''ایام تشریق'' تیرہ ذی الحجہ تک ہے ؛ لہٰذا قربانی بھی تیرہ ذی الحجہ تک ہوگی۔یہ احادیث مسند احمد، مسند بزار، صحیح ابن حبان، دار قطنی، بیہقی، طبرانی وغیرہ میں مختلف سندوں اور مختلف الفاظ سے مروی ہے، چوں کہ کتابوں کی تعداد دکھا کر عوام کالانعام؛ بل کہ خواص کالعوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے، اس لئے ہر ایک کتاب کی سند الگ الگ نقل کر کے اس کا جواب دیا جاتا ہے :

پہلی دلیل: قرآن کریم

سورہ حج سے:

اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں؛ تاکہ لوگ اپنے منافع حاصل کریں اور

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الأَنْعَامِ (سورہ ۲۲، الحج:۲۸)

اور اللہ کے دیے ہوئے چوپایوں اور مویشیوں پر معلوم دنوں میں اللہ کا نام لیں، یعنی قربانی کریں۔

اور "معلوم دن" چار یعنی ذی الحجہ کا دسواں، گیارہواں، بارہواں اور تیرہواں دن ہے؛ چناں چہ "المحلیٰ بالآثار" میں ہے:

روینا من طریق محمد بن المثنی نا عبیداللہ بن موسی نا ابن ابی لیلی عن الحکم بن عتیبہ عن مقسم عن ابن عباس قال الایام المعلومات یوم النحر وثلاثۃ ایام بعدہ (۴۰/۶ مسألۃ التضحیۃ لیلا ونہارا)

"تفسیر ابن کثیر" میں ہے:

قال الحکم عن مقسم عن ابن عباس الایام المعلومات یوم النحر وثلاثۃ ایام بعدہ (۴۱۶/۵)۔

"الدر المنثور" میں ہے:

اخرج ابن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال الایام المعلومات یوم النحر وثلاثۃ ایام بعدہ (۴۵۹/۱۰)۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

"معلوم دن" یوم النحر (ذی الحجہ کا دسواں دن) اور اس کے بعد تین دن ہیں۔ اور جب معلوم دن چار ہیں، تو قربانی بھی چار دن تک جائز ہوگی۔

جواب:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ تفسیر بچند وجوہ قابل استدلال نہیں۔

اولاً: اس لئے کہ یہ تفسیر صحیح سند سے ثابت نہیں؛ چنانچہ علامہ ابن حزم ظاہری اس تفسیر کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

لاادری لعله وهم

مجھے اس کا حال معلوم نہیں شاید راوی سے وہم ہو گیا ہے۔ (اور یہ تفسیر ایام معدودات کے بارے میں ہے)

(المحلی بالآثار ۶/۴۰)

ثانیاً: اس لئے کہ "سورہ بقرہ" کی آیت "واذکرااللہ فی ایام معدودات" کی تفسیر "ایام تشریق" سے کرنے میں جمہور محدثین متفق ہیں، اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں؛ چنانچہ "معانی القرآن" میں ہے:

لانعلم فی المعدودات اختلافا (۴/۴۰۰)

یعنی "معدودات" سے بالاتفاق "ایام تشریق" مراد ہیں، اس سلسلے میں کسی کا کوئی اختلاف ہمیں نہیں معلوم۔

امام ابو بکر جصاص رازی "معدودات" کے بارے میں فرماتے ہیں:

لاخلاف بین اهل العلم

"معدودات" سے "ایام تشریق" مراد ہونے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے ۔

(احکام القرآن ۱/۳۹۳)

امام قرطبی فرماتے ہیں:

لا خلاف بین العلماء ان الایام المعدودات فی هذه الآیة ایام منی وهی ایام التشریق۔

(تفسیر قرطبی ۱/۳)

اس آیت میں "ایام معدودات" سے "ایام منی" جو "ایام تشریق" ہیں، مراد لینے میں علما کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔

علامہ ابن عبد البر لکھتے ہیں:

اما الایام المعدودات فلا اعلم خلافا بین العلماء فی انها ایام التشریق وایام منی ثلاثة ایام بعد یوم النحر ولیس النحر منها

(الاستذکار ۵/۲۴۳)

یعنی معدودات سے بالاتفاق "ایام تشریق" اور ایام منی مراد ہیں، اس میں کسی کا کوئی اختلاف ہمیں نہیں معلوم۔

اور جمہور کے ساتھ ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس سے بھی یہی روایت ہے؛ چنانچہ "احکام القرآن للجصاص" میں ہے:

روی ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس فی قوله تعالی واذکروا اللہ فی ایام معدودات یوم النحر وثلاثة ایام بعده (۵/۶۷)

یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: کہ "ایام معدودات" سے یوم النحر اور اس کے بعد تین دن (یعنی ایام منی وایام تشریق) مراد ہیں۔

"تفسیر قرطبی" میں ہے:

قد روی ابن عباس..... المعدودات ایام التشریق (۳/۳)۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ "ایام معدودات" سے "ایام تشریق" مراد ہیں۔

اب اگر" سورہ حج" کی آیت واذکرواسم اللہ فی ایام معلومات میں "ایام معلومات" سے بھی "ایام تشریق" مراد لے لیا جائے تو قرآن کریم کے دو مختلف الفاظ سے کوئی نیا معنی اور نیا فائدہ حاصل نہیں ہوگا جو قرآن کریم کی بلاغت کے خلاف ہے؛ علامہ ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

وما اعلم خلافا عن احد من السلف والخلف فی ذلك الا روایة شاذة جائت عن سعید بن جبیر انه قال الایام المعلومات والمعدودات هی ایام التشریق (الاستذکار ۵/۲۴۳)۔

یعنی سلف وخلف میں سے کسی سے ہمیں یہ نہیں معلوم کہ اس نے "ایام معلومات" اور "ایام معدودات" دونوں کو ایک کہا ہو، سوائے سعید بن جبیر کی ایک شاذ روایت کے، جس میں آتا ہے کہ ایام معلومات اور ایام معدودات دونوں سے "ایام تشریق" مراد ہیں۔

ثالثاً: اس لئے کہ یہ تفسیر بھی حضرت عبداللہ بن عباس "صحابی" کی ہے، جو جماعت اہل حدیث کے یہاں قابل استدلال نہیں، جیسا کہ شروع میں گذر چکا۔

دوسری دلیل: حضرت جبیر بن مطعم کی حدیث

پہلی سند

(۱) مسند بزار سے: اخبرنا یوسف بن موسی قال عبدالملك بن عبدالعزیز قال اخبرنا سعید بن عبدالعزیز التنوخی عن [سلیمان بن موسی] عن [عبدالرحمن بن ابی حسین] عن [جبیر بن مطعم] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی کل ایام التشریق ذبح (مسند بزار ۲/۱۰)۔

یعنی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تکبیر تشریق کے سارے دن قربانی کرنے کے ہیں۔ اور تکبیر تشریق ۱۳/ذی الحجہ تک ہے ؛ لہذا قربانی بھی ۱۳/ذی الحجہ یعنی چاردن تک ہوگی۔

(۲)سنن کبری بیہقی سے: اخبرنا ابو سعد المالینی اخبرنا ابو احمد بن عدی الحافظ حدثنا احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی حدثنا ابو نصر التمار حدثنا سعید بن عبد العزیز عن [سلیمان بن موسی] عن [عبد الرحمن بن ابی حسین] عن [جبیر بن مطعم] رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.....فی کل ایام التشریق ذبح۔

تمام ا یام تشریق ایام ذبح ہیں۔

(سنن کبری بیہقی ۹/۲۹۸نمبر۱۹۲۴۱باب من قال الاضحی جائزیوم النحروایام منی کلہالانہا ایام النسک)

(۳) صحیح ابن حبان سے: اخبرنا احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی ببغداد حدثنا ابو نصر التمار عبد الملک بن عبد العزیز القشیری فی شوال سنة سبع وعشرین ومئتین حدثنا سعید بن عبد العزیز عن [سلیمان بن موسی] عن [عبد الرحمن بن ابی حسین] عن [جبیر بن مطعم] قال قال رسول الہ صلی اللہ علیہ وسلم.....فی کل ایام التشریق ذبح۔

تمام ایام تشریق ایام ذبح ہیں۔

(صحیح ابن حبان ذکر وقوف الحاج ۹/۱۶٦ نمبر ۳۸۵۴)

(۴)سنن صغری بیہقی سے: اخبرنا ابو سعید المالینی نا ابو نصر التمار نا سعید بن عبد العزیز عن [سلیمان بن موسی] عن [عبد الرحمن بن ابی حسین] عن [جبیر بن مطعم] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم........فی کل ایام التشریق ذبح۔

تمام ایام تشریق ایام ذبح ہیں۔

(سنن صغری بیہقی ۲/۲۲۷باب وقت الاضحیہ)

(۵)معرفة السنن سے: اخبرنا ابو سعید المالینی اخبرنا احمد بن عدی الحافظ حدثنا احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی حدثنا ابو نصر التمار حدثنا سعید بن عبد العزیز عن [سلیمان بن موسی] عن [عبد الرحمن بن ابی حسین] عن [جبیر بن مطعم] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کل ایام التشریق ذبح۔

تمام ایام تشریق قربانی کے دن ہیں۔

(معرفة السنن والآثار ۱۴/۱٦۴ایام النحر)

جواب:

مذکورہ ساری سندوں میں اس حدیث کو حضرت جبیر بن مطعم سے عبدالرحمن بن ابی حسین روایت کرتے ہیں، جب کہ جبیر بن مطعم سے ان کی ملاقات ثابت نہیں، امام بزار فرماتے ہیں:

ابن ابی حسین لم یلق جبیر بن مطعم (مسند بزار ۱۰/۲)

ابن ابی حسین کی جبیر بن مطعم سے ملاقات نہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

حدیث جبیر بن مطعم من روایة عبد الرحمن بن ابی حسین عنه واورده البزار من هذا الوجه وقال انه منقطع (الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ ۲۱۵/۲ نمبر ۹۲۶)

یعنی حضرت جبیر بن مطعم کی حدیث عبدالرحمن بن ابی حسین کے طریق سے امام بزار اپنی مسند میں نقل کر کے کہتے ہیں کہ یہ منقطع ہے۔

ابن قیم جبیر بن مطعم کی حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

لکن الحدیث منقطع لا یثبت وصله (زادالمعاد ۲۸۹/۲)۔

جبیر بن مطعم کی حدیث منقطع ہے، اس کا متصل ہونا ثابت نہیں۔

علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

قال ابن القیم ان حدیث جبیر بن مطعم منقطع لا یثبت وصله

(نیل الاوطار ۱۸۷/۵ باب بیان وقت الذبح)۔

امام احمد سے عبدالرحمن ابن ابی حسین کے بارے میں سوال کیا گیا تو امام احمد نے فرمایا:

لم یسمعه ابن ابی حسین من جبیر بن مطعم واکثر روایته عن سهو۔(احکام القرآن للجصاص ۶۸/۵)۔

یعنی عبدالرحمن بن ابی حسین نے جبیر بن مطعم سے سن کر نہیں بیان کیا ہے اور ان کی اکثر روایتیں غلطی کا شکار ہوتی ہیں۔

لہٰذا حدیث منقطع ہے، اور متصل حدیث کے رہتے ہوئے حدیث منقطع سے استدلال کرنا اور وہ بھی جماعت اہل حدیث کے لئے قطعاً صحیح نہیں ہے ،اس لئے کہ جماعت اہل حدیث کے متفقہ امام قاضی شوکانی فرماتے ہیں:

فمالم یکن متصلا لیس بصحیح ولا تقوم بہ الحجۃ۔

یعنی اگر حدیث کی سند ملی نہ ہو ؛ بل کہ درمیان میں ٹوٹی ہوئی ہو تو وہ حدیث صحیح نہیں ہے (بل کہ ضعیف ہے) اور اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

لاتقوم الحجۃ بالحدیث المنقطع۔

حدیث منقطع سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔

(ارشاد الفحول ۱/ ۲۷۲و۲۷۷)

دوسری سند

(۲)سنن کبری بیہقی سے: اخبرنا ابوحامد احمد بن علی بن احمد الحافظ الاسفرائینی بہا اخبرنا ابوعلی زاہر بن احمد حدثنا ابوبکر بن زیاد النیسابوری حد ثنا ابوالازہر حدثنا ابومغیرہ حدثنا سعید بن عبدالعزیز حدثنی [سلیمان بن موسی] عن [جبیر بن مطعم] رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفات موقف وارفعوا عن عرفات وکل مزدلفۃ موقف وارفعوا عن محسر وکل فجاج منی منحر وکل ایام التشریق ذبح۔

تمام ایام تشریق ایام قربانی ہیں۔

(سنن کبری بیہقی ۹/۴۹۷ نمبر ۱۹۲۳۹ باب من قال الاضحی۔۔۔)

(۷) دوسری سند: حدثنا ابوبکر حدثنا احمد بن یوسف حدثنا ابو الیمان حدثنا سعید بن عبدالعزیز حدثنی [سلیمان بن موسی] عن [جبیر بن مطعم] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ایام التشریق ذبح۔

(سنن کبری ۹/۴۹۷)

(۸) مسند احمد سے: حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا ابو المغیرہ قال ثنا سعید بن عبدالعزیز قال حدثنی [سلیمان بن موسی] عن [جبیر بن مطعم] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال۔۔۔۔ کل ایام التشریق ذبح۔

تمام ایام تشریق ایام قربانی ہیں۔

(مسند احمد ۲۷/۳۱۶ نمبر ۱۶۷۵۱)

جواب:

یہ روایت بھی منقطع ہے، اس لئے کہ ان سندوں میں جبیر بن مطعم سے روایت کرنے والے سلیمان بن موسی ہیں، جب کہ ان کی جبیر بن مطعم سے ملاقات ہی نہیں...

- محقق شعیب الارنؤوط فرماتے ہیں: ھذا اسناد ضعیف سلیمان بن موسی لم یدرک جبیر بن مطعم (مسند احمد ۲۷/۳۱۶)۔ یہ ضعیف سند ہے، سلیمان بن موسی کی جبیر بن مطعم سے ملاقات نہیں۔
- علامہ ابن حجر فرماتے ہیں: اخرجہ احمد و البیھقی من طریق سلیمان بن موسی عن جبیر بن مطعم و ھی منقطعۃ ایضا (الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ ۲/۲۱۵) یعنی امام احمد نے مسند احمد میں اور بیہقی نے اپنی سنن میں سلیمان بن موسی عن جبیر بن مطعم کی سند سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی منقطع ہے۔
- فتح الباری میں لکھتے ہیں: فی کل ایام التشریق ذبح اخرجہ احمد لکن فی سندہ انقطاع ۔یعنی امام احمد نے جبیر بن مطعم کی حدیث "فی کل ایام التشریق ذبح" نقل کی ہے؛ لیکن اس کی سند میں انقطاع ہے (فتح الباری ۱۰/۸)۔
- امام بیہقی فرماتے ہیں: سلیمان بن موسی لم یدرک جبیر بن مطعم (نصب الرایہ، کتاب الاضحیہ)۔ سلیمان بن موسی کی جبیر بن مطعم سے ملاقات نہیں۔

- ابن قیم حضرت جبیر بن مطعم کی حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: حدیث جبیر بن مطعم منقطع لا یثبت وصله (زادالمعاد ۲/۲۸۹)۔
- علامہ شوکانی لکھتے ہیں: قال ابن القیم ان حدیث جبیر بن مطعم منقطع لا یثبت وصله (نیل الاوطار ۵/۱۸۷) جبیر بن مطعم کی حدیث منقطع ہے، متصل ہونا ثابت نہیں۔

اور حدیث متصل کے رہتے ہوئے حدیث منقطع سے استدلال کرنا اور وہ بھی جماعت اہل حدیث کے لئے قطعاً صحیح نہیں (حدیث منقطع کے بارے میں جماعت اہل حدیث کا موقف علامہ شوکانی کے حوالہ سے گذر چکا ہے)۔

تیسری سند

(۹) سنن کبری بیہقی سے: اخبرنا ابوبکر بن الحارث الاصبهانی اخبرنا علی بن عمر الحافظ حدثنا یحیی بن صاعد واخبرنا ابو حامد الحافظ اخبرنا زاهد بن احمد حدثنا ابوبکر النیسابوری قالا حدثنا احمد بن منصور حدثنا محمد بن بکیر الحضرمی حدثنا [سوید بن عبد العزیز] عن سعید بن عبد العزیز التنوخی عن [سلیمان بن موسی] عن [نافع بن جبیر بن مطعم] عن ابیه رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایام التشریق کلها ذبح۔

تمام ایام تشریق ایام قربانی ہیں۔

(سنن کبری بیہقی ۹/۴۹۸ نمبر ۱۹۲۴۲ باب من قال الاضحی)

(۱۰) طبرانی کبیر سے: حدثنا احمد بن یحیی بن خالد بن حیان الرقی ثنا زهیر بن عباد الرواسی ثنا [سوید بن عبد العزیز] عن [سلیمان بن موسی] عن [نافع بن جبیر] عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال۔۔۔کل ایام التشریق ذبح۔

تمام ایام تشریق ایام قربانی ہیں۔(۲/۱۳۸ نمبر ۱۵۸۳)۔

(۱۱) دارقطنی سے: حدثنا یحیی بن محمد بن صاعد نا احمد بن منصور بن سیار نا محمد بن بکیر الحضرمی نا [سوید بن عبد العزیز] عن سعید بن عبد العزیز التنوخی عن [سلیمان بن موسی] عن [نافع بن جبیر بن مطعم] عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایام التشریق کلها ذبح

(دار قطنی ۵/۵۱۱ نمبر ۴۷۵۶ باب الصید والذبائح)

(۱۲) سنن صغری بیہقی سے: رواه [سوید بن عبد العزیز] عن سعید بن عبد العزیز عن [سلیمان بن موسی] عن [نافع بن جبیر بن مطعم] عن ابیہ ان رسول اللہ قال ایام التشریق کلها ذبح۔

(سنن صغری ۲/۲۲۷ باب وقت الاضحیۃ)

(۱۳) مسند بزار سے: احمد بن منصور بن سیار قال اخبرنا محمد بن بکیر قال اخبرنا [سوید بن عبد العزیز] عن سعید بن عبد العزیز عن [سلیمان بن موسی] عن [نافع بن جبیر بن مطعم] عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق کلها ذبح۔

تمام ایام تشریق ایام قربانی ہیں۔

(مسند بزار ۲/۱۰)

جواب:

ان سندوں سے بھی یہ حدیث ناقابل استدلال ہے، اس لئے کہ ہر سند میں سلیمان بن موسی اور حضرت جبیر بن مطعم کے درمیان نافع بن جبیر کا واسطہ ہے، اور یہ کارستانی سوید بن عبدالعزیز کی ہے، اس کے علاوہ کوئی اور یہ واسطہ نہیں لگاتا، چنانچہ امام بزار فرماتے ہیں:

ھذا الحدیث لا نعلم احدا قال فیه عن نافع بن جبیر عن ابیه الا سوید بن عبد العزیز۔

یعنی ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کی سند میں سوید بن عبدالعزیز کے علاوہ کسی نے سلیمان بن موسی اور جبیر بن مطعم کے درمیان نافع کا واسطہ لگایا ہو۔

وھو رجل لیس بالحافظ ولا یحتج اذا انفرد بحدیث۔

اور سوید بن عبدالعزیز کو باتیں یاد نہیں رہتیں، جب وہ کسی حدیث کو تنہا روایت کرے تو اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

(مسند بزار ۲/۱۰)

علامہ ابن حجر لکھتے ہیں:

اخرجہ الدار قطنی من وجھین آخرین موصولین فیھما ضعف۔

یعنی دار قطنی نے جبیر بن مطعم کی حدیث کو دو متصل (جن میں سے ایک سلیمان بن موسی عن نافع عن جبیر بن مطعم ہے) طریق سے نقل کیا ہے (لیکن) وہ بھی ضعیف ہے۔

(الدرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ ۲/۲۱۵)

اس لئے کہ اس میں ایک راوی سوید بن عبد العزیز ہے جس کے بارے میں محدثین اور ائمہ فن کا فیصلہ یہ ہے:

- امام احمد کہتے ہیں: ضعیف اور متروك الحدیث ہے۔
- یحیٰ بن معین کبھی لیس بثقة کبھی لیس بشئ اور کبھی ضعیف کہتے ہیں۔
- قربانی کے بارے میں خصوصی طور پر فرماتے ہیں: لایجوز فی الضحایا۔ کہ قربانی کے بارے میں اس کی احادیث جائز نہیں۔
- ابن سعد کہتے ہیں: روی احادیث منکرة۔ کہ اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہے۔
- امام بخاری کبھی فی احادیثہ مناکیر اور کبھی فیہ نظر کہتے ہیں (اور جس کی روایت کے بارے میں امام بخاری منکر حدیث کا حکم لگادیں لاتحل الروایة عنہ۔ اس سے روایت کرنا جائز نہیں)۔
- نسائی کبھی لیس بثقة اور کبھی ضعیف کہتے ہیں۔
- یعقوب کبھی مستور فی حدیثہ لین اور کبھی ضعیف الحدیث کہتے ہیں۔
- امام ترمذی کہتے ہیں: کثیر الغلط فی الحدیث کہ وہ حدیث میں بہت غلطیاں کرتا ہے۔
- امام حاکم ابو احمد کہتے ہیں: حدیثہ لیس بالقائم۔ اس کی حدیثیں ٹھیک نہیں ہیں۔
- خلال کہتے ہیں: ضعیف الحدیث۔ حدیث میں ضعیف ہے۔
- ابن حبان کہتے ہیں: کثیر الغلط فاحش الوھم۔
- ابن حجر کہتے ہیں: ضعیف جدا۔ وہ بہت ضعیف ہے۔

(تہذیب التہذیب ۴/۲۴۲، تقریب التہذیب ۱/۲۶۰، الضعفاء للبخاری ۱/۲۷، الضعفاء للعقیلی ۲/۱۵۷، الضعفاء لابن الجوزی ۲/۳۳، الکامل فی ضعفاء الرجال ۴/۴۹۰، الجرح والتعدیل ۴/۲۳۸)

بہر حال یہ حدیث بھی ضعیف ہے، اور اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔

چوتھی سند

(۱۴)سنن کبری بیہقی سے: اخبرنا ابوبکر بن الحارث اخبرناعلی بن عمرو الحافظ حدثنا ابوبکر النیسابوری حدثنا احمدبن عیسی الخشاب حدثنا عمربن ابی سلمہ حدثنا [ابو معید] (حفص بن غیلان) عن [سلیمان بن موسی] ان [عمرو بن دینار] حدثہ عن جبیربن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ایام التشریق ذبح۔

تمام ایام تشریق ایام قربانی ہیں۔

(سنن کبری بیہقی ۹/۴۹۸ نمبر ۱۹۲۴۲)

(۱۵) دار قطنی سے: حدثنا ابوبکر النیسابوری نا احمد بن عیسی الخشاب نا عمرو بن ابی سلمہ نا [ابو معید] عن [سلیمان بن موسی] ان [عمرو بن دینار] حدثہ عن جبیربن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: کل ایام التشریق ذبح

(دار قطنی ۵/۵۱۱)

جواب:

اس روایت سے بھی استدلال درست نہیں، اس لئے کہ مذکورہ دونوں سندوں میں ایک راوی ابو معید حفص بن غیلان ہیں جن کے بارے میں...

- ابو حاتم کہتے ہیں: یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ ۔اس کی حدیثیں لکھی جائیں گی لیکن استدلال نہیں کیا جائے گا۔
- اسحاق بن یسار کہتے ہیں: ابو معید ضعیف الحدیث۔ حدیث میں ضعیف ہے۔
- عبداللہ بن سلیمان بن الاشعث کہتے ہیں: ضعیف۔ ضعیف ہے۔

- امام ابوداؤد کہتے ہیں: قدری لیس بالقوی۔ قدریہ ہے مضبوط نہیں ہے۔(تہذیب التہذیب ۲/ ۳۶۰، میزان الاعتدال ۱/ ۵۶۸)
- ابوداؤد کی اس جرح مفسر کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کی توثیق کا کوئی اعتبار نہیں، کما لا یخفی؛ چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: اخرجه الدارقطني من وجهين آخرين موصولين فيهما ضعف۔ یعنی دار قطنی نے جبیر بن مطعم کی حدیث دو متصل سندوں سے نقل کیا ہے، دونوں ضعیف ہیں (الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ ۲/ ۲۱۵)۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس سند میں حضرت جبیر بن مطعم(متوفی ۵۸۔۵۹ہجری) سے روایت کرنے والے عمرو بن دینار (مولود ۴۶ہجری) ہیں۔ ان کی جبیر بن مطعم سے ملاقات ہے یا نہیں؟ قرائن و شواہد دونوں طرف ہیں؛ اگر اس اعتبار سے دیکھا جائے کہ:

(۱) حضرت جبیر بن مطعم کے انتقال کے وقت ان کی عمر بارہ یا تیرہ سال کی تھی اور اس عمر کا بچہ اگر عقل و شعور رکھتا ہو، تو اس کے سماع اور اس کی روایت کا اعتبار ہوتا ہے، جیسا کہ اصول کی کتابوں میں اس کی صراحت ہے۔

(۲) عمرو بن دینار کا شمار ان حفاظ حدیث میں ہوتا ہے، جنھوں نے بچپن ہی میں حفظ حدیث کو اپنا مشغلہ بنا لیا تھا؛ چنانچہ "سیر اعلام النبلائ" میں ہے:

قال نعيم بن حماد سمعت سفيان يقول قال لي عمرو بن دينار مثلك حفظت الحديث و كنت صغيرا (۹/ ۳۷۰)

یعنی عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے بھی تیری طرح بچپن میں ہی حدیث کو حفظ کر لیا تھا۔

(۳) راقم کے ناقص علم کے مطابق کسی معتبر اور مسلم کتاب کی کسی عبارت میں عدم سماع و لقاء یعنی ملاقات نہ ہونے اور نہ سننے کی صراحت نہیں۔

(۴) تراجم و طبقات کی کسی کتاب، میں اگرچہ جبیر بن مطعم کے تلامذہ میں عمرو بن دینار کایا عمرو بن دینار کے شیوخ میں جبیر بن مطعم کا صراحۃً تذکرہ نہیں ہے؛ لیکن "وغیرهم" اور "وآخرین من الصحابة" وغیرہ کے الفاظ ملتے ہیں، ممکن ہے "غیر" میں جبیر بن مطعم یا عمرو بن دینار بھی ہوں۔

(۵) اور اگر "غیر" میں بھی نہ ہوں تو بھی کوئی ضروری نہیں کہ ملاقات اور سماع نہ ہو؛ اس لئے کہ عدم ذکر عدم ثبوت کو مستلزم نہیں ہوتا (یعنی کسی چیز کا ذکر نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ثابت بھی نہ ہو)۔

(۶) حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

اخرجه الدارقطني من وجهين آخرين موصولين۔

یعنی دارقطنی نے جبیر بن مطعم کی حدیث کو دو (ایک سلیمان بن موسی عن نافع بن جبیر عن جبیر بن مطعم اور ایک سلیمان بن موسی عن عمرو بن دینار عن جبیر بن مطعم) کی متصل سندوں سے نقل کیا ہے (منقطع سے نہیں)

(الدرایہ ۲/۲۱۵)

اور "فتح الباری" میں لکھتے ہیں:

وصله الدارقطني ورجاله ثقات۔ (۸/۱۰)

دارقطنی نے جبیر بن مطعم کی حدیث کو متصل سند سے نقل کیا ہے (منقطع سے نہیں)، اس کے رجال ثقہ ہیں۔

اور رجال کے ثقہ ہونے کی بات عمرو بن دینار ہی کے روایت کے بارے میں ہو سکتی ہے؛ اس لئے کہ دوسری سند میں سوید بن عبدالعزیز جیسا ضعیف راوی موجود ہے۔

تو معلوم ہوتا ہے کہ عمرو بن دینار کی جبیر بن مطعم سے ملاقات ہے، اس صورت میں یہ حدیث مرفوع، متصل ہوگی اور اس کے بارے میں منقطع کہنا صحیح نہیں ہوگا۔

لیکن اگر مندرجہ ذیل قرائن و شواہد کو پیش نظر رکھاجائے ،تو معلوم ہوتا ہے کہ عمرو بن دینار کی جبیر بن مطعم سے ملاقات نہیں ہے؛ مثلاً:

(۱) راقم کے ناقص مطالعہ کے مطابق تراجم و طبقات کی کسی کتاب میں جبیر بن مطعم کے تلامذہ میں عمرو بن دینار کا یا عمرو بن دینار کے شیوخ میں جبیر بن مطعم کا صراحۃً تذکرہ نہیں۔

(۲) حضرت جبیر بن مطعم کی حدیث کے انقطاع کے بارے میں جو عبارتیں ملتی ہیں، وہ اکثر مطلق ہیں؛ مثلاً ''ان حدیث جبیر بن مطعم منقطع'' یعنی جبیر بن مطعم کی حدیث منقطع ہے (خواہ کسی بھی سند سے ہو)۔اگر اس سند سے یہ روایت متصل ہوتی تو ضرور اس کی صراحت ہوتی۔

(۳) محقق شعیب الا رنؤوط فرماتے ہیں ''عمرو بن دینار لم یدرك جبیر بن مطعم'' عمرو بن دینار کی جبیر بن مطعم سے ملاقات نہیں۔

(مسند احمد ۲۷/۱۳۷)

اس اعتبار سے یہ حدیث منقطع ہوگی۔بہر حال واقعہ کچھ بھی ہو، یا تو یہ حدیث ضعیف ہے یا ضعیف اور منقطع دونوں، بہر دو صورت قابل استدلال نہیں۔

تیسری قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کی مذکورہ حدیث کی تمام سندوں میں ایک راوی سلیمان بن موسی ہیں،جن کے بارے میں...

- ابن عدی کہتے ہیں:قد روی احادیث ینفرد بہا لا یرویہا غیرہ۔انہوں نے کچھ ایسی روایتیں بیان کی ہیں، جن میں کوئی دوسرا ان کی متابعت نہیں کرتا۔

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: فی حدیثہ بعض الاضطراب۔ اس کی حدیث میں کچھ اضطراب پایا جاتا ہے۔
- ابن حجر کہتے ہیں: فی حدیثہ بعض لین۔ اس کی حدیث میں کچھ کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔
- امام نسائی فرماتے ہیں: لیس بالقوی فی الحدیث۔ وہ حدیث میں مضبوط نہیں ہیں۔
- امام بخاری فرماتے ہیں: عندہ مناکیر۔ اس کے پاس منکر روایتیں ہیں۔ اور امام بخاری جس کے بارے میں منکر حدیث کا حکم لگا دیں، لا تحل الروایة عنہ۔ اس سے روایت کرنا ہی جائز نہیں ہے۔

(تہذیب التہذیب ۴/۲۲۶، تقریب التہذیب ۱/۲۵۵، تدریب الراوی ۱/۴۱۰)

خلاصہ یہ کہ حضرت جبیر بن مطعم کی یہ حدیث خواہ کسی بھی سند سے ہو، امام بزار، امام احمد، حافظ ابن حجر، علامہ ابن القیم، علامہ شوکانی اور محقق شعیب ارنؤوط کے نزدیک منقطع، اور امام بزار، امام بخاری، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ترمذی، امام حاکم ابو احمد، امام احمد، امام ابوحاتم، عبداللہ بن سلیمان بن الا شعث، ابن حبان، خلال، اسحاق بن یسار، یحیی بن معین اور حافظ ابن حجر کے نزدیک ضعیف ہے؛ جس سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔

تیسری دلیل: حضرت ابو سعید خدری کی روایت

(۱۶) سنن کبری بیہقی سے: اخبرنا ابوسعد المالینی اخبرنا ابو احمد بن عدی الحافظ اخبرنا عبد اللہ بن محمد بن سلم حدثنا دحیم حدثنا محمد بن شعیب حدثنا [معاویة بن یحیی الصدفی] عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق کلھا ذبح۔

تمام ایام تشریق قربانی کے دن ہیں۔ (سنن کبری بیہقی ۹/۴۹۹ نمبر ۱۹۲۴۵)

(۱۷) علل الحدیث سے: حدثنا بہ عن دحیم قال ثنا محمد بن شعیب قال اخبرنی [معاویہ بن یحیی الصدفی] عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی سعید الخدری عن النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) قال ایام التشریق کلھا ذبح۔

تمام ایام تشریق قربانی کے دن ہیں۔ (۴/۴۹۳ نمبر ۱۵۹۴)

اس کا جواب چوتھی دلیل کے ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

چوتھی دلیل: حضرت ابو ہریرہ کی روایت

(۱۸) سنن کبری بیہقی سے: اخبرنا ابو سعد اخبرنا ابو احمد حدثنا جعفر بن احمد بن عاصم حدثنا دحیم حدثنا محمد بن شعیب عن [الصدفی] عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایام التشریق کلها ذبح.

تمام ایام تشریق ایام قربانی ہیں۔

(سنن کبری بیہقی ۹/۲۹۹ باب من قال الاضحی جائز۔۔۔)

جواب:

یہ دونوں روایتیں بچند وجوہ ناقابل استدلال ہیں۔

اولاً: اس لئے کہ دونوں میں امام زہری سے نقل کرنے والے معاویہ بن یحییٰ الصدفی ہیں، جو محدثین کے یہاں انتہائی ضعیف راوی ہیں؛

- چنانچہ امام بخاری فرماتے ہیں: احادیث مناکیر۔ اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ (جس کی حدیث امام بخاری کے نزدیک منکر ہو اس سے روایت کرنا جائز نہیں)
- امام ابوداؤد فرماتے ہیں: ضعیف۔ وہ ضعیف ہے۔
- نسائی کبھی لیس بثقة۔ وہ ثقہ نہیں اور کبھی لیس بشئ کہتے ہیں۔
- یحییٰ بن معین کبھی لیس بشئ اور کبھی هالك لیس بشئ فرماتے ہیں۔
- دار قطنی، ابن مدینی، ابن حجر، ابو علی نیساپوری کہتے ہیں: ضعیف ۔ وہ ضعیف ہے۔
- ابن عدی کہتے ہیں: عامة روایاته فیها نظر۔ اس کی اکثر احادیث ناقابل استدلال ہیں۔

- ابو بکر محمد بن اسحاق صاغانی فرماتے ہیں: لا احتج بمعاویة بن یحیی صاحب الزھری۔ میں معاویہ بن یحیٰ کی حدیث بطور دلیل نہیں لیتا۔
- امام ساجی فرماتے ہیں: ضعیف الحدیث جدا۔ وہ بہت ضعیف ہے۔
- ابو بکر البزار کہتے ہیں: لین الحدیث۔
- امام احمد فرماتے ہیں: ترکناہ۔ ہم نے اسے چھوڑ دیا۔
- ابراہیم بن یعقوب جوزجانی فرماتے ہیں: ذاھب الحدیث۔
- ابوزرعہ فرماتے ہیں: لیس بالقوی۔ وہ مضبوط نہیں ہے۔
- امام ابوحاتم فرماتے ہیں: ضعیف الحدیث، فی حدیثہ انکار۔ ضعیف الحدیث ہے، اس کی حدیث میں منکر روایتیں ہیں۔
- ابواحمد جرجانی فرماتے ہیں: الصدفی ضعیف لا یحتج بہ۔ معاویہ بن یحیٰ صدفی ضعیف ہے، اس کی حدیث استدلال کے لائق نہیں۔
- علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: رواہ ابن عدی من حدیث ابی ھریرہ وفیہ معاویہ بن یحیی الصدفی وھو ضعیف۔ یعنی ابن عدی نے حضرت ابو ہریرہ کی حدیث نقل کی ہے، اس میں معاویہ بن یحیٰ الصدفی ہے جو ضعیف ہے۔
- شوکانی لکھتے ہیں: فی اسنادہ معاویة بن یحیی الصدفی وھو ضعیف۔ اس کی سند میں معاویہ بن یحیٰ صدفی ہے جو ضعیف ہے۔

(الضعفاء لابن الجوزی ۳/۱۲۷، الضعفاء للعقیلی ۴/۱۸۲، الضعفاء للبخاری ۱/۱۲۷، تاریخ ابن معین ۱/۲۰۳، تقریب التہذیب ۲/۵۳۸، تہذیب التہذیب ۱۰/۱۹۸، الضعفاء للدار قطنی ۱/۲۲، الضعفاء للنسائی ۱/۲۳۷، التاریخ الکبیر ۷/۳۳۶، تہذیب الکمال ۲۸/۲۲۲، سنن کبری ۴/۴۹۹، التلخیص الحبیر ۴/۳۵۳، نیل الاوطار ۵/۱۴۸)

ثانیاً: اس لئے کہ حدیث تو ایک ہی ہے البتہ مدارِ سند ابو سعید ہیں یا ابوہریرہ؟ اس میں راوی کا اختلاف ہے، امام بیہقی فرماتے ہیں:

رواہ معاویة بن یحیی الصدفی عن سعید بن المسیب مرة عن ابی سعید ومرة عن ابی ھریرہ۔

یعنی راوی کبھی اسی حدیث کو عن الزھری عن سعید عن ابی سعید نقل کرتا ہے اور کبھی عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرہ نقل کرتا ہے۔(سنن کبری)

اور دونوں محفوظ نہیں ہیں، امام ابواحمد جرجانی فرماتے ہیں:

ھذا سواء قال عن الزھری عن سعید عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالی عنه وسواء قال عن الزھری عن ابن المسیب عن ابی سعید جمیعا غیر محفوظین لا یرویھما غیر الصدفی

(سنن کبری ۴/۴۹۹)

یعنی چاہے راوی عن الزھری عن سعید عن ابی ھریرہ کی سند سے روایت کرے یا عن الزھری عن ابن المسیب عن ابی سعید کی سند سے، دونوں محفوظ نہیں ہیں۔اس لئے کہ دونوں کو معاویہ بن یحیی صدفی کے علاوہ کوئی او ر روایت نہیں کرتا، اور معاویہ کے ضعف کا تفصیلی حال اوپر گذر چکا ہے۔

ثالثاً: اس لئے کہ ابن ابی حاتم اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

سمعت ابی یقول ھذا حدیث موضوع عندی۔

یعنی میرے والد ابو حاتم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میرے نزدیک موضوع اور بناوٹی ہے۔

(علل الحدیث ۴/۴۹۳)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

میں نے اپنے والد سے عن معاویہ بن یحیی الصدفی عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی سعید الخدر ی کی سند سے مروی اس حدیث کے بارے میں پوچھا ،تو انھوں نے کہا کہ :اس سند سے یہ حدیث جھوٹی ہے۔

(علل الحدیث ۳/۲۲۶)

علامہ شوکانی اورابن حجر لکھتے ہیں:

ذکرہ ابن ابی حاتم من حدیث ابی سعید وذکر عن ابیه انه موضوع

یعنی ابن ابی حاتم نے ابو سعید خدری کی اس حدیث کوذکر کرکے اپنے والدابوحاتم کے حوالہ سے فرمایا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

(التلخیص الجبیر ۳۵۲/۵ ،الدرایہ ۲۱۵/۲، نیل الاوطار ۱۴۸/۵)

خلاصہ یہ کہ حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ کی یہ روایت امام بخاری، امام ابوداؤد، نسائی، یحیٰ بن معین، دارقطنی، ابن مدینی، ابوعلی نیساپوری، ابن عدی، محمد بن اسحاق صاغانی، امام ساجی، ابوبکر البزار، امام احمد، ابراہیم بن یعقوب جوزجانی، ابواحمد جرجانی، حافظ ابن حجر اور علامہ شوکانی کے نزدیک ضعیف و منکر یا موضوع ہے۔

پانچویں دلیل: حضرت عبداللہ بن عباس کا اثر

(۱۹) بیہقی سے: اخبرنا ابوحامد احمد بن علی الحافظ اخبرنا زاہر بن احمد حدثنا ابوبکر بن زیاد النیسابوری حدثنا محمد بن یحیی حدثنا ابوداؤد عن [طلحہ بن عمرو الحضرمی] عن عطا عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال الاضحی ثلاثۃ ایام بعد یوم النحر۔

قربانی یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) کے بعد تین دن ہے۔

(بیہقی ۲۹۹/۹ نمبر ۱۹۲۴۷)

جواب:

جماعت اہل حدیث کے لئے اس اثر سے استدلال کرنا بچند وجوہ صحیح نہیں ہے۔

اولاً: اس لئے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عباس کا اثر اور حدیث موقوف ہے اور جماعت اہل حدیث کے یہاں حدیث موقوف اور صحابی کا قول حجت نہیں؛ چنانچہ ان کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

قول صحابی حجت نیست۔یعنی صحابی کا قول دلیل نہیں ۔

(فتاوی نذیریہ ۱/۳۴۰)

سرتاج اہل حدیث نواب صدیق حسن خان بھوپالی فرماتے ہیں:

حجت بتفسیر صحابہ غیر قائم است، صحابہ کی تفسیر سے دلیل قائم نہیں ہوتی ۔

(بدور الاہلہ بحوالہ مذکورہ)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

در موقوفات صحابہ حجت نیست، صحابہ کے موقوفات یعنی اقوال کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا ۔

(دلیل الطالب ص۶۱۷ بحوالہ مذکورہ)

نواب نورالحسن بن نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

صحابہ کا قول حجت اور دلیل نہیں۔

(عرف الجادی ۲۰۷بحوالہ مذکورہ)

ثانیاً: اس لئے کہ یہ حدیث موقوف بھی صحیح نہیں؛ بلکہ ضعیف سند سے مروی ہے اس لئے کہ اس حدیث کو حضرت عطا سے بیان کرنے والا طلحہ بن عمرو الحضرمی ہے ،جو محدثین اور ائمہ فن کے نزدیک انتہائی ضعیف راوی ہے:

- امام بخاری کہتے ہیں : لیس بشیئ۔
- امام ابوداؤد کہتے ہیں:ضعیف۔وہ ضعیف ہے۔
- امام نسائی کبھی متروك الحدیث اور کبھی لیس بثقة کہتے ہیں۔وہ ثقہ نہیں ہے۔

- عمرو بن علی کہتے ہیں: کان یحیی وعبدالرحمن لا یحدثان عنه۔ یحیٰ اور عبدالرحمن اس سے حدیث نہیں بیان کرتے تھے۔
- امام احمد کہتے ہیں: لاشئ متروك الحديث۔ وہ متروک الحدیث ہے۔
- ابن معین کہتے ہیں: لیس بشئ، ضعیف۔ وہ ضعیف ہے۔
- ابراہیم بن یعقوب السعدی کہتے ہیں: غیر مرضی لیس بشی حدیث۔ وہ پسندیدہ نہیں ہے۔
- ابوحاتم کہتے ہیں: لیس بقوی لین عندهم۔ وہ قوی نہیں ہے۔
- ابن مدینی کہتے ہیں: ضعیف لیس بشئ۔ وہ ضعیف ہے۔
- علی بن جنید کہتے ہیں: متروك۔ وہ متروک ہے۔
- امام دارقطنی، عجلی اور ابوزرعہ فرماتے ہیں: ضعیف۔ وہ ضعیف ہے۔

(تہذیب التہذیب ۲۱/۵، تقریب التہذیب ۲۸۳/۲، کتاب الضعفاء والمتروکین ۱۴/۱، الضعفاء للنسائی ۱۹۷/۱، الجرح والتعدیل ۴۷۸/۴، المجروحین ۳۸۲/۱، الضعفاء للدارقطنی نمبر ۳۰۴، احوال الرجال للجوزجانی ۱۴۵/۱ نمبر ۲۵۲، میزان الاعتدال ۳۴۱/۲)

ثالثاً: اس لئے قابل استدلال نہیں ہے کہ امام طحاوی نے احکام القرآن میں حضرت ابن عباس ہی سے صحیح سند سے تین دن کی روایت نقل کی ہے جو آپ ہمارے دلائل میں دیکھیں گے ان شاء اللہ۔ ☆

خلاصہ کلام یہ ہے کہ چوتھے دن تک قربانی کسی صحیح مرفوع متصل حدیث یا اثر سے ثابت نہیں، یہی وجہ ہے کہ امام بزار چوتھے دن تک کی ضعیف روایت نقل کرنے کی مجبوری لکھتے ہیں کہ:

لانا لم نحفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال فی کل ایام التشریق ذبح الا فی هذا الحدیث

(مسند بزار ۱۰/۲)

☆ ملاحظہ فرمائیں رسالہ "ایامِ قربانی صرف تین ہیں!" از مولاناعبدالرشید قاسمی سدھارتھ نگری۔ (ادارہ)

یعنی ہمیں مذکورہ ضعیف حدیث کے علاوہ کوئی ایسی صحیح روایت نہیں ملی جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ" ایام تشریق" کے سارے دن قربانی کے ہیں۔اور اگر ضعیف و منقطع روایت سے ثابت بھی ہو تو اس کی وجہ سے ان صحیح احادیث کو ترک نہیں کیا جا سکتا جو مختلف صحابہ کرام سے مروی ہے۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

االلھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

والحمد للہ اولا وآخرا وصلی اللہ تعالی علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

عبد الرشید قاسمی سدھارتھ نگری

یکے از ابنائے قدیم مدرسہ انوار العلوم دھسہا، لہرا، سدھارتھ نگر، یوپی، انڈیا

یوم الخمیس، مابین العشائین

۲۱/۱۰/۲۰۱۵ء

۷/۱/۱۴۳۷ھ

+91 7408982924

----**تمت بالخیر**----

ایامِ قربانی چار نہیں: عبد الرشید قاسمی سدھارتھ نگری

کل صفحات: ۳۱

(Including Front & Back Cover)